E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.Ed

Paper : **Unit 4 Curriculum Development**

Module Name/Title : **Curriculum Evaluation**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Dr. Mahmood Alam
PRODUCER	Rizwan Ahmad

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 4: نصاب کا تعین قدر
Curriculum Evaluation

ساخت(Structure)

4.1 تمہید(Introduction)

4.2 مقاصد(Objectives)

4.3 نصاب کے تعین قدر کی ضرورت اور اہمیت(Need and Importance of Curriculum Evaluation)

4.4 نصاب کے تعین قدر کا معیار(Criteria for Evaluating the Curriculum)

4.5 مرحلہ مخصوص نصاب: ابتدائی سے قبل، ابتدائی، ثانوی، اعلیٰ ثانوی

(Stage Specific Curriculum: Pre-Primary, Primary, Secondary, Higher Secondary)

4.6 تشکیلی اور تکمیلی نصاب(Formative and Summative Curriculum)

4.7 نصاب کے تعین قدر کے ماڈل(Curriculum Evaluation Models)

4.8 یاد رکھنے کے نکات

4.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

4.10 اپنی معلومات کی جانچ

4.11 سفارش کردہ کتابیں

4.1 تمہید(Introduction):

یہ بلاک(5) تدوین نصاب کی آخری اکائی ہے اس بلاک کا مقصد نصاب کا تعینِ قدر کی ضرورت اور اہمیت سے روشناس کرانا، نصاب کے مخصوص مرحلہ کو جیسے ابتدائی سے قبل، ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ ثانوی، پر روشنی ڈالنا، تشکیلی اور تکمیلی نصاب پر بحث کرنا اور نصاب کے تعینِ قدر کے ماڈل کو بیان کرنا اور اُسکو نصاب کے تعلق سے استعمال کرانے پر روشنی ڈالنا۔

اکائی(2) میں ہم نے نصاب کے اقسام کے تعلق سے مضمون مرکوز، متعلم مرکوز، کمیونیٹی مرکوز، ماحول مرکوز، نصاب انسانی، اسکی خصوصیات، مقاصد اور استاد کا کردار کا مستقل مطالعہ کرلیا گیا ہے۔

اکائی 3 میں مبادیات تدوینِ نصاب میں تدوینِ نصاب کا تصور اور اسکی ضرورت سے واقف کرانا، تدوینِ نصاب کے مختلف اجزاء کے مقاصد، مواد کا انتخاب اور سیکھنے کے تجربے، مواد کی تنظیم اور سیکھنے کے تجربے، نصاب کا تعینِ قدر تدوین نصاب کے اصول اور تدوین نصاب کی تاریخ کو بیان کرنے کے قابل بنانا ہے۔

اکائی (4) میں نصاب کا خاکہ اور نصاب کے تصور اور معنیٰ، کریکولم اور سلیبس کے مختلف تصاویر، تدوین نصاب کو اثر انداز کرنے والے عناصر، اور قومی نصاب کا خاکہ 2005 کے مطالعہ کو استوار کیا گیا ہے۔

اس اکائی میں نصاب کا تعینِ قدر کی ضرورت اور اہمیت، نصاب کے مخصوص مرحلہ، نصاب کے تعین قدر کا نقطہ نظریہ، تشکیلی اور تکمیلی نصاب کے تعلق سے بحث کرنا اور نصاب کا تعینِ قدر کے مختلف ماڈل کو بیان کرنے کے بعد ہی آپ ابتدائی مخصوص مقاصد کو پورا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

4.2 مقاصد (objectives):

اس کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ نصاب کے تعین قدر کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھ کر بیان کر سکیں گے۔
- ☆ نصاب کے تعین قدر کی معیار کو بیان کر سکیں گے۔
- ☆ مرحلہ مخصوص نصاب کو جیسے ابتدائی سے قبل ابتدائی، ثانوی، اعلیٰ ثانوی کو بہتر طریقے سے بیان کر سکیں گے۔
- ☆ تشکیلی اور تکمیلی نصاب کو بیان کر سکیں گے۔
- ☆ نصاب کا تعین قدر کے ماڈل کو بیان کر سکیں گے۔

4.3 نصاب کے تعینِ قدر کی ضرورت اور اہمیت

تعینِ قدر کا کوئی ایک واضح عمل نہیں ہے۔ بلکہ تعینِ قدر ایک اصطلاح ہے جس کا استعمال زیادہ سے زیادہ تعلیمی میدان میں کیا جاتا ہے اور یہ ایک وسیع تر نقطہ نظر بھی ہے۔ عام طور پر تعین قدر بچے کی تعلیمی کارکردگی کے طاقت اور کمزوری کو جاننے کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے۔

نصاب کے تعینِ قدر کے جن کے لیے تعلیمی معیار کو ذہن میں رکھ کر تیار کیا جانا چاہیے کہ کیا نصاب کے تعینِ قدر جو زیرِ تعمیر ہے وہ مقاصد کو حاصل کر رہا ہے۔

نصاب کے تعینِ قدر جو دو سوالات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ کیا منصوبہ بند کورس، پروگرام، سرگرمیوں اور سیکھنے کے مواقع جیسا کہ منظم طریقے سے تیار ہے اور وہ مطلوبہ نتیجہ دیگا؟ اور دوسرا سوال نصاب کی پیشکش کو اور کس طرح سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

نصاب کے تعینِ قدر کی نقطۂ نظر کو وسیع کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ نصابی تعین قدر مطالعہ کے پروگرام، مطالعہ کا میدان، اور نصاب تعلیم کا مطالعہ کے اقدار کی بھی تشخیص کرے نصاب کے تعینِ قدر کا مقصد بچے کے اکتسابی۔۔۔۔ کی جانچ کی جائے اور اسکی مدد سے اس کو مزید بہتر بنایا جا سکے اور اسکے ساتھ ساتھ تدریس اور نصاب کے عمل کو بھی پھر سے نظریاتی کیا جائے۔

نصاب کے تعینِ قدر کی ضرورت (Need of Curriculum Evaluation)

تعینِ قدر سے مراد طلباء کے بارے میں یہ اندازہ لگانا ہوتا ہے کہ موجودہ نصاب پر کس حد تک عمل آوری کی گئی ہے اور یہ اندازہ بھی لگانا ہوتا ہے کہ

اکتسابی مشغلوں میں جب طلبا مصروف رہتے ہیں تو اس وقت کلاس روم میں جو فی الواقع پیش در پیش آتا ہے اسکا طلبا کو کیا تجربہ ہوتا ہے۔طلبا کے ان تجربات کو کلاس روم کی چہار دیواری اور ایک سخت اسکولی نظام الاوقات کے اندر قید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ان میں وہ سرگرمیاں بھی شامل ہوسکتی ہیں جو کسی مخفی نصاب کا حصہ ہوئی ہیں۔جیسے اسکول یونیفارم پہننا، ٹیچر کے کلاس میں آنے پر ادب کے ساتھ کھڑا ہونا اور سکول میں کسی نمائش کے انتظام میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانا۔اس طرح ہماری دلچسپی صرف کلاس روم کی اندرونی سرگرمیوں کے تعینِ قدر میں نہیں بلکہ نصابی امور کے پیشِ نظر بحیثیت مجموعی اسکول کے تعینِ قدر میں بھی ہے۔

کسی خاص جماعت کے لیے تیار کیے گیے نصاب پر ایک لمبے عرصے تک نظر ثانی کی جائے تو کیا ہوگا؟ اسکا اندازہ بڑے آسانی سے لگایا جاسکے گا۔ نصاب تعلیم غیر مروجہ ہوگا تعلیمی میدان میں رونما ہونے والے تازہ ترین واقعات میں جگہ پانے سے رہ جائیں گے۔نتیجۃً نصاب فعال نہیں ہوگا۔ایک مؤثر اور کارگر نصاب تیار کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ہمیں موجودہ نصاب کا تعینِ قدر اور اسے مزید حالات کے مطابق بنانے کے لیے اس میں ترمیم لانا ہوگا۔ اس طرح تعلیمی میدان سے ہی نصاب کی تعینِ قدر کی ضرورت اُبھرتی ہے۔کسی بھی مضمون میں وقتاً فوقتاً ترقی ہوتی رہتی ہے۔اگر ان ترقیات کو شامل نہیں کیا گیا تو طلبا حقائق سے نابلند رہ جائیں گے۔تازہ ترین ترقیات کو شامل کرنے اور کورس کے اسٹرکچر میں جگہ تلاش کرنے لیے نصاب کا منظّم اور بہترین طریقے سے انالیئس کرنا ضروری ہے۔اس سائنسی تجزیہ کو اپنانے سے نصاب کے تعینِ قدر میں پوری طرح مدد ملتی ہے۔

کسی بھی نصاب کو اگر طویل مدّت تک اس کا تعینِ قدر نہ کیا جائے تو وہ زنگ آلودہ ہوجاتا ہے یا اس کا اثر جاتا رہتا ہے اور غیر مفید ہوجاتا ہے۔ موجودہ دور کے حساب سے وہ اپنی اہمیت اور مطابقت کو کھودیتا ہے اس طرح سے اگر ان باتوں کو غور کیا جائے تو نصاب کے تعینِ قدر کی ضرورت مندرجہ ذیل نکات پر سمجھا جاسکتا ہے۔

1. سماج میں نئے ایجادات کے بنا پر۔

آج ہمارے سماج میں ہر دن کچھ نہ کچھ نئی نئی تبدیلیاں ہو رہی ہے اور ان تبدیلیوں سے ہم اگر ناواقف رہ گئے تو ہم سماج کے مین اسٹریم سے کٹ جائینگے اور سماجی، تعلیمی اور معاشی طور پر پچھڑ بھی جائینگے۔اس لئے سماج میں ہو رہے ان تبدیلیوں پر باریک نظر رکھتے ہوئے ہمیں ان کو نصاب میں شامل کرنے کے لیے تعینِ قدر کی ضرورت پڑتی ہے۔

2. وقت اور حالات کے مطابق بدلتے ضروریات:

آج اس دورِ جدید میں کسی بھی سماج کا وقت اور حالات بدلتے وقت نہیں لگتا۔اسکے ساتھ ہی ساتھ سماج کی ضروریات میں بھی تندیلی ہو رہی ہے۔اور معاشرے میں ہونے والی ان تبدیلیوں کو اگر ذہن میں رکھ کر اگر ان کا موجودہ نصاب میں شامل نہ کیا گیا تو اسکے طویل اثرات ہوتے ہیں۔اس لیے یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ دن بہ دن اور وقتاً فوقتاً سماج میں جو سماجی، تکنیکی، معاشی، تعلیمی یا ماحولیاتی تبدیلیاں ہو رہی ہے اس سے تعلق مواد کو نصاب تعینِ قدر کے ذریعہ شامل کرنا ضروری ہے اور جو مواد موجودہ دور سے مطابقت نہیں ہے ان کو نکال دیا جائے۔

3. نصاب کی خامیوں کو دور کرنا:

ہر نصاب کی تشکیل وقت کے مطابق ہی کی جاتی ہے اور جیسے جیسے وقت، زمانہ گزرتا جاتا ہے نصاب میں شامل کچھ کچھ چیزیں یا مواد، اسکا ڈھانچہ، اسکے اعداد و شمار میں تبدیلی آنے لگتی ہے۔اسکے علاوہ بھی نصاب میں دیگر مختلف خامیاں بھی نظر آنے لگتی ہے۔اس لیے ان خامیوں کو نصاب کے تعینِ قدر کے ذریعہ دور کیا جانا چاہیے۔

4. طالب علموں کی ضروریات کو پورا کرنا:

نصاب کے تعینِ قدر کی ضرورت اس لیے بھی ہوتی ہے کہ آج جو ہمارے سماج میں بچے پائے جاتے ہیں ان میں ہر ایک بچے کی انفرادی ضروریات

ہوتی ہے۔ان انفرادی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے نصاب کا تعین قدر بھی لازمی ہو جاتا ہے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا نصاب کسی ایک خاص قوم، خطے، برادری یا علاقے تک ہی محدود ہو کر رہ جائے۔اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ نصاب کو تیار کرتے وقت اور درمیان میں بھی طالب علموں کی ضروریات کر پر کرنے پر نظر رکھی جائے۔

5. نصاب سے پرانی اور روایتی اشیاء کو ہٹانا:

نصاب میں تعینِ قدر کی جو اہم ضرورت ہے وہ یہی ہے کہ نصاب میں شامل تمام وہ پرانی باتیں جو حالات کے مطابق نہ ہوں اور اسکی ضرورت محسوس نہ کی جارہی ہو اسے تعینِ قدر کے ذریعے ہٹا دیا جائے اسی طرح اگر کچھ روایتی اشیاء جو سالوں سے نصاب میں شامل ہے اور آج بھی بلا وجہہ اسے درس وتدریس میں شامل کیا جارہا ہے تو اسے ہٹا کر نئی سائنٹفک اور عقلی باتوں کو شامل کر لیا جائے۔

6. جدید معلومات کو شامل کرنے کے لیے:

کہا جاتا ہے کہ 'تبدیلی قدرت کا قانون' ہے۔اس دورِ زمین پر ہر وقت چیزیں بہت تیزی سے بدل رہی ہے اور اس میں علم کا مواد سب سے تیز بدل رہا ہے۔جو علم آج نیا ہے وہ کچھ ہی لمحوں بعد پرانا ہوتا جارہا ہے۔اس طرح سے دیکھا جائے تو جدید معلومات میں بھرپور اضافہ ہوا ہے۔پرسوال یہ ہے کہ کیا ہمارے نصاب میں اس تیزی سے بدلتے دور کے جدید معلومات کے ذریعے انھیں بھی تبدیلی ہورہی ہے؟ اُن جدید معلومات کو نصاب میں شامل کیا جارہا ہے۔اس لیے یہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ نصاب کو تعینِ قدر کے ذریعے جدید معلومات کو شامل کیا جائے جس سے ہمارا نصاب دورِ حاضر سے مطابقت رکھ سکے۔

7. غیر ضروری مواد یا باتوں کو نصاب سے ہٹانا:

نصاب کے تعین قدر کی ضرور اس بات کے لئے بھی ہوتی ہے کہ ہمارے نصاب میں بہت سی باتیں غیر ضروری یا پھر بیکار کی ہوتی ہیں۔لیکن ان غیر ضروری باتوں کو پتہ کرنے کے لیے ہمیں نصاب کا تعینِ قدر کرنا ہوتا ہے۔جس کی مدد سے نصاب میں شامل غیر ضروری، بیکار یا پھر کچھ غیر متعلقہ باتوں کو پہچان کر ہٹایا جاسکے۔

نصاب کے تعینِ قدر کی اہمیت (Importance of Curriculum Evaluation):

کسی بھی کارکردگی کی اہمیت اس کے مقاصد کے حصولیابی پر منحصر ہوتی ہے اور نصاب میں مزید بہتری اس کے اہمیت کا ضامن ہوتی ہے۔اس لیے اگر نصاب کے تعینِ قدر کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔نصاب کے تعینِ قدر کی اہمیت کو ہم مندرجہ ذیل نقات میں واضح کر سکتے ہیں۔

1. نئے نصاب کے تشکیل کے لیے:

نصاب کے تعینِ قدر کی اہمیت اس لیے بھی ہے کیونکہ اگر اس کے ذریعہ ہی نصاب میں نئی جان ڈالنے کا کام کریگا۔تعینِ قدر کے ذریعہ تعین کی اہمیت اور افادیت بڑھ جاتی ہے۔

2. جدید تکنیکوں سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے:

اگر آپ کسی بھی سطح پر کسی کورس کے لیے نصاب تیار کرنا چاہتے ہیں تو موجودہ نصاب کو حال اور ترقی پسند حالات کو مدِ نظر ایک الگ قسم کے نصاب کا تشکیل کرنا ہوگا جس میں موجودہ تکنیکوں کو شامل کرنا ہوگا۔

3. موجودہ نصاب کا جائزہ لینا:

نصاب کے تعینِ قدر کی اہمیت اس لیے بھی ہوتی ہے کہ جو نصاب موجودہ میں استعمال میں ہے اس کے مقاصد کی کامیابی اور حصولیابی نہیں ضروری

تبدیلیاں کی جا سکیں مزید نصاب کے عمل آوری کے تعلق سے فیڈ بیک حاصل کر کے نصاب کا بہتر طریقے سے جائزہ لیا جا سکے۔

4. موجودہ نصاب کی جدید کاری کے لیے:

نصاب میں نئے اور سماج میں رائج روایات، واقعات وغیرہ شامل کرنا لازمی ہے۔ اس میں اس بات کا دھیان دیا جاتا ہے کہ کن باتوں کو قلم بند کرنا ہے، کیا تحریر میں لانی ہے کہ نہیں لانی ہے۔ اور کن باتوں کو نصاب سے نکالنا ہے۔ ان باتوں کا فیصلہ کرنے کے لیے نصاب کے تعینِ قدر کی ضرورت ہوتی ہے۔

5. نصاب کے فعالیت کی جانچ:

نصاب کے تعینِ قدر کی اہمیت یہ بھی ہے کہ نصاب کے مختصر اور طویل مقاصد کے اطلاق اور اس میں قومیت پسندی پائی جاتی ہے کہ نہیں۔ اور اسی مقصد سے نصاب کا تعینِ قدر لازمی بھی ہوتا ہے۔

6. نصاب کو لچیلا/فلکسیبل بنانے کے لیے:

کسی نصاب کا کوئی بھی حصہ یا اس کا پورا ڈھانچا اس طرح کا ہو کہ اس میں مزید تبدیلی کی گنجائش ہی نہ ہوں۔ اس لیے نصاب کے تعینِ قدر کی اہمیت ہے۔

7. طلباء کی ضرورتوں اور دلچسپی کو شامل کرنا:

نصاب میں طلباء کی موجودہ دلچسپیوں کو شامل کیا جانا بغیر نصاب کے تعینِ قدر کے ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ طلباء کی دلچسپیاں مختلف ہوتی ہیں۔

8. تعلیمی پالیسیوں اور پروگرام کو نافذ کرنے میں:

تعلیم سے متعلق حکومتیں مختلف پالیسیوں اور پروگرام کو آئے دن عمل میں لاتی ہے۔ کون سی پالیسی یا پروگرام کس طرح سے نصاب میں طلبا کے لیے شامل کیا جائے کہا کس حصے میں جگہ دی جائے، اس لحاظ سے بھی نصاب میں تعینِ قدر کی اہمیت ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1 نصاب کے تعینِ قدر کی ضرورت اور اہمیت بیان کیجیے۔

4.4 نصاب کے تعینِ قدر کے معیار (Criteria for Evaluating the Curriculum)

کسی بھی پروگرام کو ایک بالترتیب انفارمیشن کو اکھٹا کرنا اس عمل میں اور اس کے خصوصیات اور عمل کو لانا اور اسکے اثرات کو مزید بڑھانا اور ایک فیصلہ کن نقطہ نظریہ پر پہنچانا، یہ سب باتیں تعینِ قدر کہلاتی ہیں۔ تعینِ قدر میں مزید فوائد یہ ہیں کہ یہ نصاب کے تاثیر کی جانچ اور اس کا اثر، پروگرام کو کامیاب بنانے والے عناصر کا پتہ لگانا، پروگرام کے کس شعبہ میں مزید اصلاح کی ضرورت ہے، معاشی تعاون کا جواز پیش کرنا اور نئے سامعین کی نشان دہی کرنا ہے۔

کسی نصاب کے تعینِ قدر کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت تب محسوس ہوتی ہے جب اس نصاب کے تعینِ قدر کا معیار خطرے میں پڑھنے لگے۔ یہاں پر نصاب کے تعینِ قدر کے معیار کے حوالے سے مندرجہ ذیل نکات کے ذریعے بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔

1. استعداد (Efficiency):

کسی بھی پروگرام کا نصاب کے تعینِ قدر کی کتنی استعداد پر منحصر کرتا ہے۔ استعداد سے مراد نصاب کے مقاصد کم سے کم وقت، کم اخراجات اور کم توانائی کو خرچ

کر کے حاصل کرنا ہے۔

جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نصاب کا تعین کرتے وقت ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ طے شدہ مقاصد کو کم از کم کتنے وسائل کی مدد سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

2. معقولیت (Validity):

معقولیت سے مراد یہ ہوتا ہے کہ جو نصاب جس پروگرام، درجہ جماعت یا طلبا کے لیے تیار کیا گیا ہے اور اسکے مقاصد کو حاصل کرنے کا دعوا کرتا ہے وہ اس کی حصولیابی میں کتنا کامیاب ہے۔ اسی طرح نصاب معقولیت سے مراد اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصاب درجہ جماعت اور طلبا کے ذہن اور دلچسپی اور ضرورتوں کے مطابق ہے یا نہیں۔

3. معتبریت (Reliability):

معتبریت سے مراد یکسانیت سے ہے مطلب کہ اگر بار بار تجربے، ٹیسٹ یا کوئی چیز ماپی جائے تو نتیجہ یکساں ہی آئے۔ نصاب کے معتبریت سے مراد نصاب کا یکساں نتائج حاصل کرنا ہے۔ یہاں یکساں نتائج کا مطلب ہے کہ جب نصاب کو عملی جامع نصاب تیار کیا گیا ہے کہ نہیں۔ ساتھ ہی ساتھ نصاب کمرہ جماعت اور بچوں کی انفرادیت کے مسلئے کو حل کرنے کے ساتھ باہری مسائل حل کرنے میں کتنا کارگر ثابت ہو رہا ہے۔ وسعت کے تعلق سے دوسری اور اہم بات یہ بھی ہے کہ نصاب دوسرے مضامین کے ساتھ اس کی وابستگی ہے اور مقامی، قومی او بین الاقوامی سطح پر اس کا کتنا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1 نصاب کے تعین قدر کے معیارات کیا کیا ہیں؟

4.5 مرحلہ مخصوص نصاب: تحتانوی سے قبل، تحتانوی، ثانوی، اعلیٰ ثانوی
(Stage Specific Curriculum: Pre-Primary, Primary, Secondary, Higher Secondary)

انسان کا بچپن جو کہ تقریباً 6-1 سال کے درمیان کا ہوتا ہے بہت ہی مشکلات اور دشواریوں بھرا ہوتا ہے۔ عمر کا یہ حصّہ انسانی زندگی کے سب سے تیز نشوونماء کا دور ہوتا ہے۔

بچپن سے پہلے کی نگہداشت اور تعلیم انسان کے زندگی کو ایک مضبوط بنیاد عطا کرتی ہے۔ اس دور میں والدین کی محبت اور شفقت اُستاد کی محبت بچوں کے اندر ایک اکتسابی حوصلہ افضائی کا ماحول فراہم کرتی ہے۔۔۔۔۔ اس یہ بھی لازمی ہے کہ بچے کے زندگی کی نشوونماء کے مختلف مراحل کے تعلق سے نصاب کو تیار کر کے دستیاب کیا جائے۔ جس سے نشونما۔۔۔ مرحلوں کے مطابق مناسب نصاب کے ذریعے تعلیم دی جا سکے۔ بچوں کے مختلف جسمانی، ذہنی اور شعوری اور تعلیمی مرحلوں کے مطابق مندرجہ ذیل حصّوں میں نصاب کو تقسیم کیا گیا ہے۔

1. تحتانوی سے قبل کا مرحلہ: یہ دور تحتانوی سے قبل کا دور کہلاتا ہے جس میں بچے کی عمر پیدائش سے 6 سال عمر تک ہوتا ہے پہنایا جائے یا اس کو استعمال کیا جائے تو تقریباً ہر ادارے یا اسکول میں ایک ہی نتیجے آئیں۔

2. معروضیت (Objectivity): معروضیت کا اصطلاحی معنٰی معیار سے لیا گیا ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ حتی الامکان جو بھی اعداد و شمار اکھٹا گئے جائیں انھیں کسی بھی طرح کی تعصب یا کسی داخلی کمی کو تصدیق ذرائع کے بناء پر شامل نہ کیا گیا ہوں۔ نصاب کے تعین قدر کرتے کسی بھی طرح کا

تعصب یا تفریق نصاب میں باقی نہ رہ جائے۔

3. اہمیت (Importance): نصاب کا تعین قدر کرتے وقت اس بات پر ضرور غور کرنا چاہیے کہ دور حاضر میں نصاب کتنا اہمیت کا حامل ہے اور اس کا استعمال طلبا کر پا رہے ہیں۔ اس بات کا فیصلہ کہ کون سی بات نصاب میں اہمیت کے بنا پر ہونا چاہیے اور کون سا نہیں۔

4. مطابقت (Relevency): نصاب کا تعینِ قدر کرتے وقت اس بات کا پورا پورا خیال کرنا چاہیے کہ جو بھی مواد نصاب میں ہے اسکی طلبا درجہ جماعت، اور کورس کے تعلق سے کتنا اہم اور ضروری ہے۔ کیونکہ اگر مواد کو نصاب میں رکھتے وقت ان باتوں کا خیال نہیں رکھا جا سکے گا تو نصاب کے تعینِ قدر کا معیار گرتا رہے گا۔ ساتھ ہی ساتھ اگر کسی نصاب میں غیر مطابقت مواد موجود ہے اسے ہٹا دینا چاہیے۔

5. وسعت (Scope): نصاب کی جانچ کرتے وقت اس پہلو پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ درجہ جماعت میں جس لحاظ سے انفرادیت پائی جائے گی ان سن کے لیے اس دور میں نصاب کے ذریعہ بچوں کے صحت، غذائیت، ذہنی اور سماجی فروغ، کھیل کود کے سامان وغیرہ کے تعلق سے نصاب کا مواد تیار کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے اگر اس تعلیمی دور کو بانٹا جائے تو تحتانوی سے قبل کا مرحلہ (Early Primary Stage) اس مرحلہ میں بچے کی عمر تقریباً کل 3 سال تک مانی جاتی ہے۔ اور درجہ کے لحاظ سے مرحلوں کو بانٹا جائے تو (A) درجہ اوّل (B) درجہ دوّم شامل کیا جاتا ہے۔

(A) درجہ اوّل اور دوّم (Class 1 & 2)

1. اس درجے میں نصاب کے ذریعہ ایک زبان، مادری/ علاقائی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے۔
2. ریاضی
3. صحت کے تعلیم جس میں صحتی اور فنکاری (Art, Healthy and Productive Living) کی تعلیم بچوں کے دلچسپی اور صلاحیت کے مطابق دی جاتی ہے۔

(B) درجہ تیسرا اور چوتھا (Class 3 & 4)

1. اس درجہ میں بھی بچوں کو مادری زبان یا علاقائی زبان کو نصاب میں شامل کیا جاتا ہے۔
2. ریاضیات کی بھی تعلیم نصاب میں رکھی جاتی ہے۔
3. اس مرحلہ کے نصاب میں موحولیات اور اقدار کے تعلق سے بھی تعلیم کو تعلیم ماحولیات اور اقدار (Environment & Value Education - EVS) کو مزید شمولیت حاصل ہوتی ہے۔
4. صحتی اور فنکاری تعلیم کو بھی اس مرحلے کے نصاب میں شامل ہوتا ہے۔

اپر پرائمری مرحلہ (Upper Primary Stage):

اس مرحلہ میں بچوں کی عمر 3 سال کے بعد کی ہوتی ہے اور نصاب کے تعلق سے جو مضامین شامل ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1. تین زبان (مادری، علاقائی اور جدید ہندوستانی زبان)
2. ریاضی
2. سائنس اور ٹکنالوجی
3. سماجی علوم
4. کام کی تعلیم اور تجربہ

5. فنِ تعلیم مثلاً فائن آرٹ، صحتی تعلیم، یوگا، این سی سی، اسکاؤٹ اور گائڈ

ثانوی تعلیم کا مرحلہ(Secondary Stage)

تعلیم کے دور کا یہ وہ مرحلہ جس کے بعد بچوں میں ڈراپ آؤٹ یا تعلیم کو ترک کر دیتے ہیں اور کسی پیشہ کو اختیار کر لیتے ہیں۔ اس مرحلہ میں بچوں کے اندر سائنس کے رجحانات کی نشونماء بھی ہوتی ہے۔ اگر نصاب کو تھوڑا عملی جامہ پہنا کر تیار کیا جانا چاہیے کیونکہ علم سائنس اور ٹکنالوجی کا علم بچوں کی زندگی میں ایک مضبوط بنیاد نصب کرتا ہے۔ تصور(Concept) کو سمجھانے کی صلاحیت اور اس کا اطلاق (Application) کو فروغ دیا جانا اس کا اہم مقصد ہونا چاہیے۔ سائنس، ٹکنالوجی، سماجی علوم، ماحولیات وغیرہ اس مرحلہ پر درس وتدریس میں اہمیت دی جانی چاہیے۔ طلباء میں اخلاق کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے عملی مشق سرگرمیاں شامل کی جانی چاہیے۔ اس سطح پر ایسی سرگرمیوں کو شامل کیا جانا چاہیے جس سے طلبا میں گروہ میں کام کرنے کی عادت کا فروغ ہو اور انفرادی طور پر بھی ذمّہ داریوں کو اٹھانے کا جذبہ پیدا کیا جا سکے۔

اعلیٰ ثانوی مرحلہ(Higher Secondary Stage)

اعلیٰ ثانوی مرحلہ اسکولی تعلیم کا آخری مرحلہ ہے جو کہ عام تعلیم حاصل کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یہ مرحلہ مختلف نظریات سے بھی اہم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں طلبا اپنے عمر کے ایک مرحلے عنفوانِ شباب سے بلوغیت میں داخل ہوتے ہیں۔ اس مرحلے میں طلبا اپنے دس سالہ کورس میں مختلف مضامین جیسے زبان، سائنٹفک، بنیادی ریاضی، سماجی علوم میں مہارت، ثقافتی ورثہ کا علم، سماجی، معاشی اور سیاسی مسائل کا علم حاصل کر چکے ہوتے ہیں۔ اس طرح طلبا اس مرحلے تک اس حد تک تیار ہو چکے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مخصوص بنا لیتے ہیں کہ وہ اب کسی ایک خاص مضمون یا پیشہ وارانہ کورس داخل ہو سکے۔ اس لیے نصاب کے تعلق سے اس مرحلے کا مقصد ہوتا ہے کہ طلبا کو اعلیٰ سطح کی جانکاریوں سے دوچار کرانا، ان کو مختلف طریقوں سے خصوصی مضمون کے تعلق سے اعداد و شمار کو اکھٹا کرنا، انکے اندر مسئلے کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرانا اور ان کے اپنے صلاحیتوں کے مطابق دلچسپیوں کو پیشہ بنانے میں مدد کرنا اس مرحلے کا نصاب مندرجہ ذیل ہونا چاہیے۔

1. فاؤنڈیشن کورس(Foundation Course): اس میں ادب اور زبان، کام کی تعلیم صحت، جسمانی تعلیم، کھیل کود وغیرہ شامل ہوتا ہے۔
2. اختیاری مضامین(Elective Course): اس میں طلبا کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ مضامین حد طے کرنا ہوتا ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل میں سے کوئی تین ہو سکتا ہے۔

1. جدید ہندوستانی زبان اور ادب (سنسکرت، انگریزی، طبعیات، کیمسٹری، حیاتیات، ریاضی، کمپیوٹر سائنس، ارضیات، سیاست، جغرافیہ، معاشیات، تاریخ، عمرانیات، نفسیات، فلسفہ، فائن آرٹس، کلچر، آلات موسیقی، ہوم سائنس، حساب، مطالعات تجارت وغیرہ۔ یہ سارے مضامین ختم شدہ نہیں ہے۔ یہ ایک عام اور رائج عمل ہے کہ مختلف اسکول بورڈس نے ان اختیاری مضامین کو گروپ میں تقسیم کیا ہے۔

1. سائنس(Science)　　2. کامرس(Commerce)　　3. ہیومینٹیز(Humanities)

اپنی معلومات کی جانچ

1 مرحلہ مخصوص نصاب سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

4.6 نصاب میں تشکیلی اور تکمیلی تعین قدر
(Formative and Summative Evaluation in Curriculum)

تشکیلی تعینِ قدر (Formative Evaluation)

ہم نے مشکل اور شاذ و نادر استعمال ہونے والے اصطلاحات کا استعمال کافی حد تک کم کیا ہے۔ تاکہ تعینِ قدر کافی آسان ہو اور اس عمل کو بہ حسن و خوبی مکمل کیا جاسکے پھر بھی کچھ ایسی اصطلاحات ہیں جنھیں نصابی تیاری کے بعض اہم امور کی گہری واقفیت فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تشکیلی تعینِ قدر (Formative Evaluation) بھی ایک اہم اصطلاح ہے جسے نصاب کی منصوبہ بندی اور تیاری کے مرحلے کے دوران کام میں لایا جاتا ہے۔ تشکیلی تعینِ قدر کی مدد سے نصاب تخلیق کرنے والوں اور اسے ترقی دینے والوں کو فیڈ بیک فراہم ہوتی ہے اور اس طرح نصاب میں موجود خامیوں کی اصلاح میں مدد ملتی ہے۔

تشکیلی تعینِ قدر نصاب مرتب کرنے کے دوران ترمیم و تبدیلی کے ذریعہ اسے بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ کورس کے اجزاء کے انتخاب اور اس کے عناصر کی تبدیلی کے عمل میں تشکیلی تعینِ قدر کے نتائج سے مدد لی جاسکتی ہے۔

نصاب کی تشکیلی تعینِ قدر دو سطحوں پہ اپنا کام انجام دیتی ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل سطحوں میں پیش کی جارہی ہے:

پہلی سطح (1) عمل کا تعینِ قدر: یعنی نصاب کی ترکیب و تشکیل کے عمل میں جو طریقے اور اسالیب و ذرائع استعمال ہوئے ہیں انکی موزونیت کی طرف تشکیلی تعینِ قدر اشارہ کرتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح وہ مقاصد جو طویل المدت ہیں اور جن کی حصولیابی کو قطعی شکلوں میں ناپا تولا نہیں جاسکتا بلکہ صرف نصابی عمل آوری کے خاص طریقے کے ذریعے ہی حل کیا جاسکتا ہے اور اس نتیجے تک پہنچنے کے لیے عمل کا تعین قدر ہی معاون ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی سائنسی نقطۂ نظر تخلیق کرنا سائنس کے مضامین کا ایک طویل مدتی مقصد ہے اسے کسی خاص سرگرمی کے ذریعہ نہیں بلکہ ان طریقوں کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے جو طریقے ایک طویل مدت تک نصاب کے نفاذ اور اس کی انجام دہی میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔ لہذا اس قسم کے مقاصد کی تشخیص عمل آوری کے طریقوں کی مسلسل تشخیص کے ذریعہ کی جاسکتی ہے۔

دوسری سطح (2) پیداوار کا تعین قدر: ہر نصاب کی پیداوار وہ طالب علم ہے جس نے اس نصاب کی مدد سے علم و ہنر سیکھا ہے۔ نصاب کی عمل آوری کے دوران مستقل طور پر طالب علم کی تشخیص پیداوار کی ایک ترکیبی تشخیص ہوگی۔ اس تشخیص سے حاصل ہونے والی معلومات کی علمی تجربات میں تبدیلی لانے کے لیے مستقل طور پر استعمال میں لایا جاتا ہے تاکہ کورس کے تمام مقاصد سارے طلباء کے ذریعہ پورے کئے جاسکیں۔

مقاصد کی حصولیابی یا تکمیل کی اس سطح کو مہارتی سطح (Mastery Level) کہا گیا ہے۔ لہذا طلباء کی تشکیلی تشخیص یا تعین قدر کی مدد سے طلبہ میں علمی و ذہنی مہارت پیدا کی جاسکتی ہے۔ چونکہ تشخیص ایک تشکیلی نوعیت کی ہوتی ہے لہذا نصاب کی تیاری کے ہر مرحلے پر نصاب کو بہتر بنانے اور بدلنے کی گنجائش رہتی ہے۔

تکمیلی تعینِ قدر (Summative Evaluation)

درسیات اور نصاب کی منصوبہ بندی اور مرحلہ وار اسکے تمام تر زاویہ کو سامنے رکھتے ہوئے جب اسکی ایک مستحکم صورت سامنے آجاتی ہے تو اسے تکمیلی تعین قدر سے بھی گزرنا ہوتا ہے۔

تکمیلی تعین قدر درسیات اور نصاب کے آخری مرحلہ میں اس کی جانچ و تشخیص کا ایسا طریقہ کار جس کی مدد سے نصاب کی معتبریت اور معیاریت کا اندازہ ہوت ہے۔ علمی اصطلاح میں اسے تکمیلی تعینِ قدر کہتے ہیں۔

اس جانچ سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ درسیات و نصاب مکمل طور پر قابل عمل ہو جاتا ہے اور اس کے اطلاق و عمل میں کسی طرح کی کمی نہیں رہتی اور تکمیلی

تعینِ قدر کے بعد مزید کسی طرح کی تبدیلی وترمیم کی گنجائش بھی بہت کم رہ جاتی ہے۔

تکمیلی تعین قدر کسی ایسے تدریسی پروگرام کی قدر قیمت جانچنے اور پرکھنے کو کہتے ہیں جو کہ مکمل ہو چکا ہو جبکہ تکمیلی تعین قدر کا انجام دینے والا معلومات کو اکھٹا کرتا ہے اور پھر پورے تدریسی تسلسل کا جائزہ لیتا ہے۔اور پھر یا تو اس تسلسل کو قائم رکھتا ہے یا پھر اس میں اصلاح وتبدیلی کرتا ہے۔تکمیلی تعین قدر کا مخاطب تدریسی پروگرام کا صارف یا استعمال کرنے والا (Consumer) ہوتا ہے۔

اس تصورات کے سلسلہ میں بلوم (Bloom) ہسٹنگوس (Hastongs) اور میڈاس (Madaus) نے بہت وضع امتیاز بیان کیا ہے۔ان ماہرین نے لکھا ہے کہ تکمیلی تعین قدر نوعیت کے لحاظ سے فیصلہ کن ہوتا ہے۔اس کا مقصد عمل تدریس واکتساب کی جانچ پرکھ بھی ہے اور تشکیلی تعین قدر (Formative Evaluation) سے اس کو ممتاج کرنا بھی ہے۔یہ کورس کا اختتام بھی ہے اور کورس کے قابل لحاظ حصّہ کے وسیع تر تدریسی مقاصد کی اندازہ قدر (Assessment) بھی ہے۔تکمیلی تعینِ قدر ایک فیصلی کن عمل (Judgement Activity) ہے جس کا مرکزی نقطہ طلبہ کی کارکردگی اور کامیابی کی تصدیق ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1 نصاب میں تکمیلی اور تشکیلی تعین قدر سے کیا مراد ہے؟

____

____

4.7 نصاب کے تعین قدر کا ماڈل۔Curriculum Evaluation Model

ماڈل سے مراد یہ ہے کہ جو حقیقی ڈھانچے کی بترتیب نمائندگی کرے اسے ہم ماڈل کہتے ہیں،نصاب کے تعین قدر کے ماڈل کی ضرورت اس لیے ہوتی ہے جس سے کہ تصوراتی فریم ورک کا ڈیزائن تیار کرنے کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتے ہیں۔نصاب کے تعین قدر کے تعلق سے مندرجہ ذیل ماڈل کو منتخب (Select) کیا گیا ہے۔

1. ٹائیلرس ماڈل (Tyler's Model)۔(1949)
2. سی۔آئی۔پی۔پی ماڈل یا اسٹفل بیم ماڈل (CIPP Model or Stufflebeams)
3. اسٹیک ماڈل (1969)(Stake Model)
4. کاف مین روجرس ماڈل (1973)(Kaufman Roger's Model)
5. مائکل سریون گول فری ماڈل (1973)(Michael Seriven's Goal free Model)
6. حلدا تابا ماڈل (Hilda Taba Model)

1. ٹائیلر ماڈل (1949)(Tyler's Objective Model of Evaluation)

R. Tyler (1949) نے نصاب کے بنیادی اصولوں کے جائزے کا ماڈل مقاصد کے اعتبار سے پیش کیا۔اس نے نصاب کے جائزے کو ایک بیان کرنے کے عمل کے طور پر لیا ہے۔جس میں دیکھا جاتا ہے کہ پروگرام کی ہدایت کو تعلیمی مقاصد کا احساس ہے۔نصاب کے جائزے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تعلیم کے معیار کو فروغ دیا جائے۔

نصاب کے مقاصد کے ماڈل میں نصاب خاص مقاصد کے خلاف ایک سیٹ کے طور پر مدد فراہم کرتا ہے اس ماڈل کو زیادہ بہتر شکل Bloom کے